امام خمینی (رح) کی نظر میں اسلامی انقلاب کے فقہی مبانی

تحریر: علی اکبر ناصری

خلاصہ:

امام خمینی (رح) کی نظر میں اسلامی انقلاب کے فقہی اصول موجودہ تحقیق کا موضوع ہے اسلامی انقلاب سیاسی اقتدار کے ڈھانچے میں تبدیلی اور تغییر کے معنی اسلامی نقطہ نظر سے گہرا رابطہ رکھتا ہے۔ انقلابی نظریہ شیعہ عام سیاسی نظریہ سے زیادہ قریب ہے؛ کیونکہ شیعہ کا سیاسی نظریہ، نظریہ امامت پر مبنی ہے۔ یہ نظریہ اللہ کی مرضی کی شمولیت کے بغیر حکومت کے جواز کی نفی کرتا ہے اس طرح سے شیعوں کو تمام حکومتوں کے مقابلہ میں قرار دیا جاتا ہے۔ شیعہ کے سیاسی نظریہ کا انقلابی ہونا جو تقیہ کے ہمراہ شیعہ مسلمات میں سے ہے متضاد نہیں ہے۔ چونکہ تقیہ شیعہ اصول اور شیعوں کی بقا کے لئے ایک استثنائی امر ہے۔ اگر دینی اصول اور مبانی کو خطرہ نہ ہو تو پھر تقیہ کے لئے کوئی دلیل نہیں رہ جاتی۔

امام خمینی (رح) کی نظر میں کہ آپ کا نظریہ شیعہ سیاسی نظریہ کی روشنی میں ہے۔ اسلامی انقلاب کے اصول مضبوط بالخصوص فقہی اصول کے حامل ہیں۔ اہم ترین اصول جن کی جانب دیگر بہت سارے اصول کی بازگشت ہوتی ہے۔ امر بالمعروف اور نہی از منکر ہیں۔ امام خمینی (رح) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اہم سماجی اور سیاسی ایک قانون جانتے تھے۔ آپ نے فقہ اہلبیت (ع) کی روشنی میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے باب میں جدید نکات اور ابتکار پیش کئے ہیں۔ برائی کے سماجی مصادیق اور نہی از منکر کے مصادق کو حکام کے سامنے پیش کرنا طولانی مدت تاثیر کے لحاظ سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور عدم فساد کی شرط کے ساقط ہونے کو اہم موارد میں اس بات میں امام خمینی (رح) کے ابتکارات میں سے ہے۔

انہی نکات اور ابتکارات نے امام (رح) اور انقلابیوں کو شاہی حکومت کے مقابلہ میں کھڑا رکھا۔ بے گناہ افراد کے قتل، اسرائیل سے تعلق، کھلم کھلا اسلامی قوانین کی پامالی، اور اغیار کا تسلط جیسے اہم سیاسی اور سماجی برائیوں کے عام ہوتے امام نے ۱۹۶۰ء کی دہائیوں کے اوائل ہی سے حکام کو رک ٹوک کرنا شروع کر دیا تھا اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے لگے تھے۔

پھر جلاوطنی کے بعد انقلاب کی راہ ہموار ہوتے ہی امام نے شاہی حکومت کو تمام برائیوں کی جڑ کے عنوان سے پیش کرنے لگے۔ آخر کار حکومت گر گئی اور انقلاب کامیاب ہوا۔ اغیار کے قبضہ کو ہٹانا واجب ہو گیا اور انقلاب کے اصول میں سے ایک اصل ہے۔ امام خمینی (رح) نے اغیار کے سیاسی، سماجی، اقتصادی اور ثقافتی تسلیط پر نظر ڈالی اور اغیار کے تسلط کے خاتمہ پر واجب دلیلوں سے دوبارہ نگاہ کی۔ اس کے بعد ایک ایک کر کے ایرانی عوام اور دنیا کے مسلمانوں کے کانوں میں تقریر، تحریر، پیغامات، خطوط اور علمی آثار کے قالب میں بیان کرنا شروع کر دیا اور ان کے فریضہ کو بھی بیان کیا۔ نتیجتاً حکومت کے خلاف قیام کو اغیار کے تسلط کو سر فہرست قرار دیا، ظلم سے جنگ کا وجود اسلامی انقلاب کے اصول میں سے ایک اصل ہے۔ امام نے ظلم اور ستم قبول کرنے کو حرام قرار دیا اور شاہ کے عوام پر سیاسی، سماجی، اقتصادی، ثقافتی اور فوجی مظالم کی لوگوں کے سامنے وضاحت کی اور شاہی حکومت کے انواع و اقسام مظالم کو بیان کیا۔ آخر کار برائی کی جڑ شاہی حکومت کا خاتمہ ہوا اور اسلامی حکومت قائم ہو گئی۔